رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

جلد ۲ | ۱۸ مارچ ۱۹۱۵ء مطابق ۱ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کو ریزش کی شکایت تو ہے مگر اس پادری کو روزانہ دو تین گھنٹے وقت دیتے ہیں حضور کی تقریریں سن کر جو ایمان میں ترقی ہوتی ہے وہ دارالامان میں رہائش کے بہترین فوائد سے ہے۔ کل ۱۵ مارچ کو بعد از عصر حضور نے اسیات پر تقریر فرمائی کہ ایک طالب حق کے لئے صداقت کو پرکھنے کا کیا معیار ہے۔ اور اسے وہی مذہب اختیار کرنا چاہیئے جو خدا تک پہنچادے اور اسی دنیا میں نجات یافتہ بنادے۔ اسی ضمن میں ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کی عجیب و غریب تفسیر فرمائی۔ اس وقت دل پکار اٹھے کہ ہم حضرت اقدس (مسیح موعود) کے زمانے میں ہیں + (ب) آٹا پونے سات سیر ہے۔ مگر بعض ہندوؤں نے احمدیوں کے لئے اس بارے میں مشکلات پیدا کر دیں۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے تجاویز در پیش ہیں +

اخبار احمدیہ

(۱) حضور نے ایک خط کے جواب میں لکھا یا محمدی وہی ہوتا ہے جو احمدی بنتا ہے محمدیت اور نہیں اور احمدیت اور نہیں +

(۲) مولوی اسمٰعیل صاحب بھڈال کے وعظ سے موضع کھکا توالی (سیالکوٹ) اٹھارہ اشخاص ان الفاظ میں غیر احمدی سے احمدی بنتے ہیں +
"ہم سچے دل سے اس بات پر ایمان لائے کہ حضرت مسیح موعود خدا کے سچے نبی تھے۔ انکے خلیفے بھی خدا کی طرف سے سچے ہیں اور انکار کفر ہے" (نام اپنے موقعہ پر درج ہونگے) +

(۳) بعض لوگ امانتوں کے متعلق دریافت کرتے ہیں سو امانتوں کے رکھنے کا انتظام یہاں ہے +

(۴) یعقوب خاں ویٹرنری اسسٹنٹ ماسٹر سلز وائس سے دعا کیلئے عرض کرتے ہیں +

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

مولوی محمد علی صاحب نے جو چند غلط فہمیاں دربارہ مسئلہ نبوت اپنے ٹریکٹوں میں ڈالی ہیں اس کا جواب اس ۱۶ صفحے کے رسالے میں حضرت صاحبزادہ اولوالعزم نے دیا ہے۔ اسکی اشاعت بہت ہونی چاہیئے۔ ترقی اسلام قادیان کے دفتر سے مفت منگوا کر تقسیم کرو +

حقیقۃ النبوۃ

حصۂ اوّل

یہ تین سو صفحے کی کتاب شائع ہو چکی ہے چھ آنے اسکی قیمت ہے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ اسے منگوا کر پڑھے اور ذی استطاعت اپنی مقدور کے موافق جلدیں تقسیم کریں + محصولڈاک ۱ر

(باہتمام ... صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان ... شائع ہوا)

کانپور کے احمدیوں پر غلط الزام کی تردید

خواجہ صاحب کا ایک رفیق راہ لکھتا ہے کہ کانپور کے سب احمدی ہمارے ساتھ ہوگئے ہیں۔ مجھے اس شخص پر سخت افسوس ہو کہ اس نے سخت غلط بیانی اور افتراء سے کام لیا ہے۔ کانپور کی جماعت میں سے کوئی شخص انکے ساتھ نہیں ہوا۔ اور نہ لاہور والے اس بات کی توقع رکھیں کہ یہاں کی جماعت میں سے کوئی ان کے ساتھ ہو جائیگا *

معراج الدین احمدؐ

دُعا ربّ کل شئی خادمک کا اعجاز

منشی ظفر احمدؐ صاحب کپورتھلہ سے لکھتے ہیں :۔ یہاں طاعون بدستور زور پر ہے۔ احمدی احباب حضور کی دُعا سے سب بخیریت ہیں۔ الہامی دعا رب کل شئی خادمک جس کو لکھ کر دی۔ اور گلٹی پر تعویذ بندھوایا ابتک کوئی مرا نہیں۔ آٹھ آدمی کے قریب اچھے ہو گئے ہیں۔ رسُول صؐ کے پاک الفاظوں میں ربّی تاثیر ہے۔

دعا کیا ہے تری حکم قضا ہی * نہیں ہی بدعا تیر قضا ہی

منشی فضل حق احمدی ایک سخت مخالف کے مکان میں رہتے ہیں انکے صاحبزادہ کو طاعون ہو گیا تھا۔ دُعا الہامی کا ورد رکھا۔ اللہ جل شانہٗ نے اس کو بھی صحت عطاء کردی خدا کا شکر ہے *

حق ظاہر ہوگیا

بسبب اختلاف خلافت احمدیّہ موجب نیک نیتی از بعیت شما مہجور بودم۔ رسائل و ٹریکٹ ہائے فریقین بغور و تدبّر خواندم۔ بعد مطالعۂ آنہا بسہ گرات و مرات استخارات بہ تضرع وزاری بدرگاہ باری تعالیٰ نمودم۔ در دل من القا کردہ شد کہ بعیت خلیفہ ثانی بمصداق آیۂ استخلاف است۔ گروہ منکران خلافت زیر سایۂ آیہ من کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون ہستند۔ بسبب نفس امارہ انکار خلافت میسازند۔ حالا بر غلطی ہا خود تائب شدم و اجزاء شرائط بعیت مشتہرۂ شما بر خود اختیار کردم۔ و بعیت شما ہمچو بعیت خلیفہ اولؓ فرض و لازم دانستم۔ بر جملہ عقائدات شما بصدق دل ایمان آوردم لہذا بحضور فیضدرجت ملتمس ہستم کہ بعیت بندہ عاصی قبول فرمایند۔ فقیر را در اوقات خاصہ بدعاء خیر یاد د شاد فرمایند۔

خاکسار محمد عتیق اللہ احمدی از مقام کھروٹ چڈر

جنگ یورپ

مغربی محاذ

لنڈن ۱۳ مارچ۔ رائٹر ڈم سے خبر آئی ہے کہ دریا زیر کے محاذ پر جرمن پیشقدمی کیلئے کثیر فوجیں لا رہے ہیں اور نہروں کے پلوں کو وزنی توپوں کے گذرنے کے لئے مضبوط کر لیا ہے *

سرکاری تار کا خلاصہ

دہلی ۱۲ مارچ بروئے تار روز رہند ہم ایلزبتھ جہاز نے مع چار دیگر جہازات ۸ ۔ مارچ کو آبنائے میں داخل ہو کر تنگنائے کے یورپین قلعوں پر گولہ باری کی۔ ایلزبتھ کے آبنائے میں داخل ہو جانے سے ثابت ہو رہا ہے کہ نچلے حصہ کے قلعے بالکل بیکار کئے جا چکے ہیں اور آبنائے کو سرنگوں سے کامل طور پر صاف کر لیا گیا ہے۔ برطانوی امیر البحر نے فرنچ مصافی جہاز گولوس کو ایک قلعہ کو چپ کرا دینے کے کارنمایاں پر مبارکباد دی ہے *

محاربہ پولینڈ

جرمنوں نے شمالی پولینڈ میں اپنی فوجوں کو جمع کر لیا ہے۔ وارسا کے جنوب مغرب میں پلیترا کے علاقہ میں روسی حملے کامیاب رہے اور اب رُوسی اور بجانب جنوب کیلیسی کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ جرمنوں کے متواتر ٹھوس صفوں کے حملے پسپا کئے گئے۔ آسٹریوں نے کارپیتھین کے تمام وسطی علاقہ میں بیشمار حملے کئے۔ جو سب بہ نقصان کثیر ہٹا دئے گئے۔

برطانوی فتح

لنڈن ۱۳ مارچ ۔ برطانوی کامیابی سے ارمنٹریز سے لاباسی تک صورت حال بہت بدل گئی ہے *

یونانی بحران

لنڈن ۱۲ ۔ مارچ ۔ شاہ یونان نے پارلیمنٹ کو تیس دن کے لئے ملتوی کر دیا ہے اس کے بعد وہ غالباً برخاست کر دیا جائے گا *

ڈار ڈنلز کی مہم

پیرس ۱۲ ۔ مارچ ۔ ڈارڈنلز پر فتح کشی کے لئے جو مہم شمالی افریقہ میں جمع ہو رہی ہے، اس کی کمان جنرل داما دی (فرانسیسی) کو عطاء ہوئی ہے فوج مذکور میں کچھ الجزائری سپاہ ہے اور کچھ فرانس سے بھیجی گئی ہے۔ اس کا کچھ حصہ ترکی کو روانہ ہو چکا ہے *

گورنر سمرنا کا عزم

لندن ۱۲ ۔ مارچ ۔ سمرنا کے والی نے عزم کیا ہے کہ سمرنا پر متحدہ بیڑہ کی طرف سے گولہ باری ہونے کی صورت میں شہر کو مورچہ بند چھاؤنی بنا دیا جائے گا۔ اس نے باشندوں کو مشورہ دیا ہے کہ شہر چھوڑ کر اندرونی ملک میں چلے جائیں وہاں اُن کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ قونصلوں نے تجویز پیش کی ہے کہ ایک نیوٹرل منطقہ قائم کر دیا جاوے۔ جو دائرہ جنگ سے باہر رہے۔ والی اس امر پر غور کر رہا ہے *

گولہ باری جاری ہے

لندن و پیرس ۱۳ مارچ ۔ سرکاری بیان ہے کہ خراب موسم میں ۱۰ مارچ کو برطانوی مصافی جہازوں نے بولیر کے مورچوں اور مورٹو پر جو ڈارڈنلز کے دہانہ پر ہے گولہ باری کی۔ فرنچ بیڑہ ۱۱ مارچ کو بھی مشغول پیکار رہا *

ترکی گولہ اندازی

لنڈن ۱۳ مارچ ۔ بدھ (۱۰ مارچ) کو ڈارڈنلز پر پھر گولہ باری ہوئی۔ متحدہ بیڑہ آبنائے میں داخل نہ ہوا۔ بلکہ دور کے پلہ سے غالباً قلعوں کی مرمت کو روکنے کے لئے گولہ باری کرتا رہا۔ چناق قلعہ سے چار کیلومیٹر کے فاصلہ پر ایک پل جو خط مواصلت پر تھا اُڑا دیا گیا۔ ترکی گولہ باری پہلے کی نسبت بہتر ہو گئی ہے غالباً اور زیادہ جرمن توپچی پہنچ گئے ہیں مگر سامان بدستور ناقص قسم کا ہے *

تیل

کی پیداوار کے بڑے حصہ کو برطانوی حکومت اپنی تحویل میں لے رہی ہے تاکہ کوئی اُسے گوداموں میں بند نہ کر سکے *

ممانعت

برطانوی حکومت نے خام اُون ۔ اُونی سوت ۔ ٹین ۔ روغن ارنڈ ۔ موم ۔ تانبا ۔ چمڑا کھال نوشادر کو قطعی ممنوعات جنگ میں شامل کر دیا ہے *

برطانوی کروزر کی غرقابی

لنڈن ۱۳ مارچ ۔ مسلح تجارتی کروزر بیانو پٹرول کرتے ہوئے غرق ہو گیا۔ اار معاملی کو جہاز کے تختہ

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دارالامان ۔ ۱۸ مارچ ۱۹۱۵ء

گرانیٔ غلہ کا انسداد

گورنمنٹ عالیہ کی قابل شکریہ تدابیر

وہ ملک یقیناً خوش قسمت ہے جس پر عادل حکومت کا سایۂ عاطفت ہو۔ اور وہ رعایا نہایت خوش بخت ہے۔ جس کے حکمران اپنے محکوم کے جذبات کا لحاظ رکھیں۔ پس آج ہندوستان اس بات پر بجا فخر کر سکتا ہے کہ وہ ایک دانشمند۔ معاملہ فہم اور نصفت شعار حکومت کے ماتحت ہے۔ دہلی کے قصر حکومت پر آج اس نیک دل انسان کا قبضہ ہے۔ جو دور اندیشی۔ سیاست فہمی اور معاملہ رسی کے لئے شاہ انگلستان کا قابل ترین نائب ہے یورپ کے جنگ کی عالمگیر تباہی نے ہمالہ کے دامن پر اپنا مضرت رساں اثر ڈالنا شروع کر دیا تھا۔ اور غلہ کی گرانی نے ایک خطرناک صورت اختیار کر لی تھی۔ اور الفضل کے سے معتدل اور حکومت کا ساتھ دینے والے اخبار کو بھی ملک کے امن اور گورنمنٹ کے اثر کو محفوظ رکھنے کی غرض سے اس نازک مسئلہ پر لیڈر لکھنا پڑا اور "قحط پڑ رہا ہے۔ گورنمنٹ توجہ کرے" کے عنوان سے حکومت کو گرانی کے فوری انسداد کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور اُمید ظاہر کی تھی کہ جسطرح جناب وزیر اعظم انگلستان نے غربائے انگلستان کو گرانی کے انسداد کی نسبت اطمینان دلایا ہے۔ اسی طرح شاہ جارج کے بیدار مغز قائم مقام کو بھی ہندوستان کے بے شمار فاقہ کشوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور نہ صرف جنگ کے کنارہ سے انسداد گرانی کی آواز اُٹھنی ضروری ہے بلکہ ضرورت ہو کہ پنجاب گورنمنٹ بھی کوئی فوری تدبیر عمل میں لائے ۔

الحمد للہ کہ ہندوستانیوں کی متفقہ آواز دور اندیش حکام کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کرانے میں کامیاب ہوئی اور گورنمنٹ ہند نے آخر کار گرانی غلہ کی نسبت مفصلہ ذیل اعلان شایع کیا۔

" گورنمنٹ ہند نے اب فیصلہ کیا ہے کہ گندم اور آرد گندم کی پرائیویٹ برآمد موجودہ بندش کی میعاد کے اختتام پذیر ہونے پر یعنی ۱۳ مارچ ۱۹۱۵ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۵ء تک بالکل نہ ہوگی۔ اس بندش کے عاید کرنے میں گورنمنٹ ہند کا منشاء یہ ہے کہ مقامی قیمتوں کو اپنے قابو میں رکھو۔ ورنہ کثرت پیداوار کے باوجود ہندوستان میں گندم کی قیمتیں روئے زمین کے نرخوں سے متاثر ہو کر بہت بڑھ جائیں گی۔ اور یہاں مصیبت پھیلانے کا باعث ہونگی "

پھر اس اعلان کے ساتھ ہی صوبجات کی حکومتوں کو بھی غربا کے حال کی طرف بیش از پیش توجہ ہوئی ہے۔ مختلف شہروں میں سستا غلہ فروخت کرنے کی دوکانیں سرکاری انتظام سے کھولی گئی ہیں۔ اور جنگ کے امدادی فنڈوں میں سے ایک حصہ ان دکانوں کے چلانے کے لئے علیحدہ کیا گیا ہے سر مائیکل اوڈوائر کی گورنمنٹ نے پنجاب کے ریلیف فنڈ میں سے ایک لاکھ روپیہ کی معقول رقم گرانی غلہ سے تکلیف اٹھانے والے غرباء کی امداد کے لئے جدا کر دی ہے چنانچہ ہز آنر فرماتے ہیں کہ :۔

" میں خوشی سے اطلاع دیتا ہوں کہ پنجاب گورنمنٹ ایک لاکھ روپیہ ریلیف فنڈ کمیٹی کے سپرد بدیں غرض کرے گی کہ وہ اس رقم کو بطور امداد تقسیم کرے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس رقم کے ساتھ دوسری امدادی رقوم شامل کر لینے سے کمیٹی اس قابل ہو سکیگی کہ چھوٹے قصبات میں بھی سستے غلہ کی دکانیں کھول سکے نیز چھاؤنیوں میں بھی (جہاں فوجوں کے چلے جانے سے غربا کی حالت بدتر ہو رہی ہے) امدادی کام جاری کیا جاوے گورنمنٹ کو یقین ہو کہ کمیٹی اہل ضرورت کو مناسب امداد پہنچا سکیگی اور سفید پوش طبقہ کی دستگیری کا بھی کوئی معقول انتظام کریگی "

پس ہم گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ملک کو دن بدن نازک ہونیوالی حالت سے بچالیا اور رعایا کے جذبات و احساسات کا احترام کر کے غرباء کے حال کی طرف توجہ فرمائی۔

گورنمنٹ عالیہ کے اس عادلانہ فعل کا اثر نہ صرف شہروں اور قصبات تک محدود ہے بلکہ رعایا کا ہر طبقہ اس سے مستفیض ہو رہا ہے۔ اور تمام ملک کم و بیش آئے دن بڑھنے والی مصیبت سے بچ گیا ہے۔ ۱۹۱۵ء کے شروع ہونے کے ساتھ ہی ہندوستان میں قحط کا دور دورہ ہو رہا تھا اگرچہ جنوری میں گیہوں کا نرخ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں حسب ذیل تھا :۔

شہر	نرخ		شہر	نرخ
رنگون	۵۶ روپیہ فی دس من		کلکتہ	۶۰ روپیہ فی دس من
پٹنہ	۵۵ ″ ″		لکھنؤ	۵۷ ″ ″
لاہور	۴۸ ″ ″		دہلی	۵۳ ″ ″
پشاور	۴۲ ″ ″		کراچی	۵۳ ″ ″
ناگپور	۵۵ ″ ″		اوسط	۵۴ ″ ″

مگر فروری میں نرخ اسقدر گراں ہو گیا تھا کہ آرد گندم پانچ اور ساڑھے پانچ سیر فروخت ہونے لگا تھا اور مفلس طبقہ خصوصیت کے ساتھ تکلیف و مصیبت کا ہدف بن رہا تھا اب گورنمنٹ کی توجہ کا یہ اثر ہوا ہے کہ گیہوں کا آٹا پھر نسبتاً ارزاں نرخ پر فروخت ہونا شروع ہو گیا ہے اور آیندہ بجائے گراں ہونے کے گیہوں کے سستا ہونے کی اُمید ہے کیونکہ فصل عمدہ ہے اور گذشتہ سال کی نسبت رقبہ کاشت میں ۴۰ اور ۵۰ لاکھ ایکڑ کے درمیان اضافہ ہو رہا ہے۔ پھر گورنمنٹ آیندہ فصل پر مناسب تدابیر اختیار کرنے کے لئے دہلی میں گیہوں کی کانفرنس بھی کر رہی ہے۔ غرض حکومت کی توجہ اور فوری کارروائی نے ملک کو خطرہ سے نکالدیا ہے اور آیندہ اس خطرہ کے بڑھنے کی بجائے ایک گونہ کم ہونے کی ہی توقع ہے اور اگر دردانیال کھل گیا تو اُمید کی جاتی ہے کہ روس کیطرف سے ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن گیہوں یورپ میں پہنچ جائیگا اور اسطرح ہندوستان کی برآمد گندم کی ضرورت کم ہو جائے گی ۔

آیندہ جو کچھ بھی ہو کیسے ہی واقعات پیش آئیں ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس حکومت کے ماتحت ہمیں رکھا ہے وہ ضرور اپنے مفاد کے ساتھ رعایا کے احساسات کا پاس کریگی اور جس طرح آجکل نہ صرف مالی امداد دیگئی ہے بلکہ حریص دوکانداروں کو مناسب حد کے اندر رکھنے کے لئے روزانہ نرخ کی منادی بھی کیجاتی ہے اسیطرح آیندہ بھی اس... بڑھ کر انسدادی تدابیر اختیار کی جائیگی ۔ گورنمنٹ کی اس رعایا پروری پر ہم خوش ہیں اور ارشاد ربانی انما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کی تفسیر اپنے ایمان کو تازہ کرتے ہیں ۔

سیرتِ نبوی

الفضل نے اس خصوص میں جو بیش بہا معلومات اپنے ناظرین کو بہم پہنچائے ہیں پورے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس سے پہلے اس رنگ میں کوئی سیرت نہیں لکھی گئی۔ کہ بخاری شریف کی ایک حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کو تحدی کے طور پر پیش کیا جائے +

یہ سلسلہ پورے طور پر جاری نہیں رہ سکا جسے ہم خود محسوس کر رہے ہیں اور اسکی ضرورت کا زبردست احساس اسوقت بھی ہو سکتا ہے جبکہ ہم بعض اچھے سمجھ دار مسلمان کہلانے والوں کے قلم سے ایسے مزخرفات پڑھتے ہیں جن سے حضور سرور کائنات کے خلق عظیم پر حملہ ہوتا ہے اور دوسرے صحیح تاریخی واقعات بھی مجروح ٹھہرتے ہیں چنانچہ نظام المشائخ میں۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا۔ ابوجہل بیمار ہے آپ اس کے مکان پر تشریف لے گئے +

جب آپ اس کے دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک غلام دربان بنا کھڑا ہے۔ غلام نے حضرت کی تعظیم کی اور کہا اندر تشریف لیجائیے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈیوڑھی کی دہلیز میں ایک قدم رکھ کر دوسرا اٹھانا چاہا تو دیکھا سامنے جبریل علیہ السلام ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ۔ دوسرا قدم آگے نہ رکھئے گا۔ نہیں دشمن کنوئیں میں جا پڑینگے۔ خدا نے سلام کے بعد فرمایا ہے۔ ابوجہل نے کئی دن سے یہ مکر گانٹھا ہے کہ اپنی ڈیوڑھی میں ایک بہت گہرا کنواں کھود کر اس کے منہ پر دو چار کھپچیاں رکھ کر اور گھانس ڈالکر اسکے اوپر سے مٹی ڈالکر زمین بنا دی ہے اور آپ جھوٹ موٹ بیمار بن کر گھر میں پڑ رہا ہے کیونکہ وہ خوب جانتا ہے کہ خدا کا حبیب کافروں کی بیمار پرسی بھی ان کے گھر جاکر کیا کرتا ہے جب وہ سنیگا کہ ابوجہل بیمار ہے تو وہ بیمار پرسی کے لئے ضرور آئے گا اور جب ڈیوڑھی میں قدم رکھے گا تو کنوئیں میں گر پڑے گا اور میں اوپر سے مٹی ڈالکر جیتے جی اُسے دفن کر دونگا۔ چنانچہ اس کا خیال سچا ہوا۔ اور آپ اپنی حسب عادت اُسے پوچھنے کے لئے چلے آئے مگر اب اُلٹے پاؤں دولت خانہ کو سدھارئے

یہ سنتے ہی حضور نے مڑکر دروازہ سے باہر قدم رکھا اور پلٹ کر تشریف لے چلے۔ غلام مکار حضور کو مڑتا ہوا دیکھ کر دوسرے دروازہ سے گھر میں گیا۔ اور ابوجہل سے کہا۔ میاں بڑا غضب ہوا۔ محمدؐ آئے اور اُلٹے چلے گئے مگر ابھی تو گلی کے نکڑ تک بھی نہیں پہنچے ہونگے۔ آپ پکاریئے تو شائد پلٹ آئیں۔ ابوجہل یہ سنکر سٹپٹا گیا۔ اور یہ سوچکر دوڑا کہ میں حضرت سے جاکر کہوں گا کہ خیر ہے۔ آپ کیوں آئے اور کیوں بے ملے پلٹ چلے۔ تکلیف کی ہے تو گھڑی دو گھڑی مکان پر چل کر بیٹھئے۔ اس گھبراہٹ میں دوسرے دروازے کو بھولکر وہ اُس دروازے میں آیا جسکی ڈیوڑھی میں وہ کنواں کھدا ہوا تھا اور بولا کہ اُس نے اُس کے پٹاؤ پر پاؤں رکھ دیا۔ تنکوں کی کیا بساط وہ چرمر ہو کر کنوئیں میں گرے اور ان کے ساتھ ہی ابوجہل بھی کنوئیں میں گیا۔ اس کے گرتے ہی کہرام مچگیا۔ تو چل میں چل سیکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی جمع ہو گئے رسّی کا جھولا بناکر کنوئیں میں لٹکایا گیا تاکہ اس میں بیٹھ کر ابوجہل باہر آجائے۔ رسی دس گز بیس گز ہزار گز کنوئیں میں چلی گئی۔ مگر کنوئیں کی تہ تک جھولا نہ پہنچا۔ جس میں خدا کا دشمن سوار ہو کر کنوئیں سے باہر آجاتا۔ یہاں تک کہ تمام شہر کی رسیاں ایک دوسری میں جوڑ کر لٹکا دی گئیں مگر ابوجہل تک نہ پہنچی تھیں اور نہ پہنچیں جتنی رسیاں لٹکائی جاتی تھیں کنواں گہرا اور نیچا ہو کر دھنستا جاتا تھا۔ آخر سب لوگ مایوس ہو کر کہنے لگے۔ ابوجہل کا کنوئیں سے نکلنا اب ہو چکا۔ ابوجہل نے کنوئیں میں سے کہا یارو! یہ ساری محمدؐ کی اور اُس کے اللہ کی جادوگری ہے۔ جبتک وہ نہیں آئے گا۔ میں کنوئیں سے کسی طرح باہر نہ آسکوں گا خوشامد درآمد سے جس طرح بن پڑے اُسی کو بُلا کر لاؤ۔ ابوجہل کے گھر والے روتے دھوتے آنسو بہاتے آپ کے پاس پہنچے۔ آپ سچ مچ رحمۃ للعالمین تھے دل توڑنا آپ جانتے ہی نہ تھے۔ کالی کملی کندھے پر ڈال کر فوراً ان کے ساتھ ہو لئے۔ اور پہنچکر دیکھا تو ابوجہل کنوئیں میں پڑا پڑا واویلا مچا رہا ہے × ×۔ × × × × حضور نے رسیاں وسیاں سب ہٹوا دیں اور اپنا دست اعجاز بڑھایا تو ابوجہل تک پہنچا دیا۔ اور لوگوں نے دیکھا کہ ایک آن میں ابوجہل کنوئیں کی من پر کھڑا تھا۔ ابوجہل نے نکلتے ہی کہا اے محمدؐ۔ میں نے جادو ٹونے بڑے بڑے دیکھے۔ مگر تیرے جادو کے کرشمے نت نئے ہوتے ہیں۔ چلو اپنا کام کرو۔ میں ایسے ڈھکوسلوں کو دیکھ کر اپنے بڑوں کا مذہب نہیں چھوڑ سکتا ہوں" +

اب خیال فرمایئے کہ اس واقعہ میں ذرا بھی صداقت ہے اور اس قسم کے قصے درج کرنے سے کیا فائدہ۔ ہم تو ایسی باتوں کو اسلام کی اشاعت کے لئے ایک بھاری روک تصور کرتے ہیں کیا اچھا ہو کہ ہمارے انشا پرداز اپنی ناول نویسی کی قوت کو کسی اور طرف صرف کریں۔ اور اسلام کو اضحوکۂ اغیار نہ بنائیں +

کلامِ محمود

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب کا عارفانہ کلام ہے سبحان اللہ اپنے اندر کشش مقناطیس سے بڑھ کر اثر رکھتا ہے کیوں نہو۔ وہ اشعار جو ایک درد بھرے دل سے نکلیں۔ ان میں جو رقت و سوز ہوتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز بناوٹ میں نہیں۔ اور پھر وہ اشعار جو اپنے مولیٰ کی اُلفت و محبت میں لکھے جاویں۔ ان کا اثر جادو سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فراق میں اور قوم کی حالت زار کے متعلق جو اشعار لکھے ہیں وہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں ناظرین ایک دفعہ منگا کر ملاحظہ فرماویں۔ کاغذ لکھائی چھپائی سب کچھ عمدہ ہے۔ قیمت صرف ۱۲ /۱ علاوہ محصولڈاک دفتر الفضل قادیان سے طلب کریں

سرکل ٹورنمنٹ { تعلیم الاسلام ہائی اسکول ٹیم نے فٹ بال میں خالصہ ہائی اسکول گوجرانوالہ کو چھ گول سے شکست دی ہے اور ۱۷۔ مارچ کو فائنل ہونے والا تھا +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

(نوشتہ منشی غلام نبی صاحب بلانوی)

جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء کو دیا

وما ارسلنا من قبلك من رسولٍ ولا نبی الا اذا تمنیٰ القی الشیطٰن فی امنیتہٖ فینسخ اللّٰہ ما یلقی الشیطٰن ثم یحکم اللّٰہ ایٰتہٖ - واللّٰہ علیم حکیم - لیجعل ما یلقی الشیطٰن فتنۃ للذین فی قلوبھم مرض والقاسیۃ قلوبھم وان الظٰلمین لفی شقاق بعید - ولیعلم الذین اوتوا العلم انہ الحق من ربك فیؤمنوا بہٖ فتخبت لہ قلوبھم وان اللّٰہ لھاد الذین اٰمنوا الیٰ صراط مستقیم - ۲۲ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ -

انبیاء کے مقابلہ میں شیطانی روکیں

جسطرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ ایسے بندے بھیجے جاتے ہیں جو دنیا کو شیطان کے پنجہ سے چھڑا کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتے ہیں - اسی طرح شیطان بھی ہمیشہ نئی نئی طرح سے لوگوں کو گمراہی اور ہلاکت کی طرف لیجانا چاہتا ہے - تو اگر ایک طرف ملائکہ کا لشکر انسانوں کے دلوں میں پاک اور عمدہ تحریکیں کرتا ہے تو دوسری طرف شیطان کی ذریتیں گندی اور بُری تحریکیں دلوں میں ڈالنے کے لئے لگی رہتی ہیں - اور اگر ایک طرف خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور نیک بندے خدا کیطرف بُلاتے ہیں تو دوسری طرف شریر اور ناپاک لوگ بدیوں اور گمراہیوں کیطرف کھینچتے ہیں - اور اگر ایک طرف نیک اور پاک لوگ تقویٰ اللہ کی تعلیم دیتے ہیں تو دوسری طرف ایسے بھی خبیث ہیں جو تقویٰ اللہ اور خشیت اللہ کا نام و نشان سے مٹا دینا چاہتے ہیں - اور اگر ایک طرف زبردست آسمانی حملوں سے خدا تعالیٰ کی تعلیم کی سچائی اور پُر حکمت ہونا ثابت ہوتا ہے تو دوسری طرف شیطان بھی طرح طرح کے مکروں اور حیلوں سے خدا کی تعلیم کو مٹانا چاہتا ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلك من رسولٍ ولا نبی الا اذا تمنیٰ القی الشیطٰن فی امنیتہٖ کہ کوئی رسول اور نبی ایسا نہیں گذرا کہ جب اس نے کسی کام کے کرنے کا ارادہ کیا ہو تو جھٹ شیطان نے اُس کے کام میں روکیں ڈال دی ہوں تاکہ وہ کامیاب نہ ہو سکے - بہت سے نادان لوگوں نے اس آیت سے ٹھوکر کھائی ہے - اور بعض نے تو اس آیت کے ایک غلط معنے کر کے انکی تائید میں جھوٹی حدیثیں بھی پیش کر دی ہیں وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ نجم پڑھ رہے تھے - کہ آپ کی زبان سے ایک شرک کا کلمہ جاری ہو گیا - اس لئے آپ نے سجدہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اس لئے سجدہ کیا کہ آپ سے شرک کا کلمہ جاری ہو گیا ہے - اس کی تلافی ہو جائے لیکن مشرکوں نے اس خوشی میں سجدہ کیا کہ آپکی زبان سے ایسا کلمہ نکلا ہے - اس غلط واقعہ کی تائید میں یہی آیت پیش کی جاتی ہے - اور پھر کہتے ہیں کہ جب کوئی نبی وحی پڑھنے لگتا تھا تو شیطان دھوکہ سے اس میں کچھ ملا دیا کرتا تھا - لیکن یہ بات ایسی گندی اور بے ہودہ ہے کہ اس کے ماننے سے تمام انبیاء کی تعلیم پر پانی پھر جاتا ہے اور کسی شریعت کا نام و نشان بھی نہیں رہ جاتا - کیونکہ پھر کوئی انسان یہ نہیں سمجھ سکتا کہ وحی کا فلاں حصہ شیطان کا ڈالا ہُوا ہے یا رحمٰن کا - اس لئے اس عقیدہ کو رکھنے سے شریعت بالکل باطل ہو جاتی ہے - اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کی قدر عظمت اور جلال اُٹھ جاتا ہے پس سچی اور پاک بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کوئی نبی یا رسول کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اس میں روکیں ڈالتا ہے - اور چاہتا ہے کہ نبی اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہو - شیطان کئی طرح کے فتنے کھڑے کر دیتا ہے تاکہ لوگوں کو حق سے دُور لیجائے اور قریب نہ آنے دے لیکن جب شیطان کی ذریت یعنی شریر انسان ایسی شرارتیں کرتے ہیں کہ لوگوں کو حق سے دُور ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں - اور نبی کی ناکامی میں کوشاں ہوتے ہیں تو اللہ فینسخ اللّٰہ ما یلقی الشیطٰن ثم یحکم اللّٰہ ایٰتہٖ واللّٰہ علیم حکیم ان دھوکہ دینے والوں کی کارروائیوں اور کوششوں کو مٹا دیتا ہے - اور انبیاء اور رسولوں کے کاموں کو ترقی دیتا ہے - خدا کی طرف سے انبیاء کی معرفت جو نشان آتے ہیں انکو قائم کرتا ہے - انبیاء کی بات اور ارادہ کو مضبوط کرتا ہے (انبیاء بھی آیۃ اللہ میں داخل ہیں) خدا ان کے قدموں کو مضبوط کرتا ہے انکی صداقت کو ظاہر کرتا ہے اور شیطانی کارروائیوں کو مٹا دیتا ہے - کوئی نبی اور رسول ایسا نہیں ہُوا جس کے ساتھ یہ معاملہ نہ ہُوا ہو - حضرت آدم علیہ السلام کو اگر انبیاء میں شامل کر لیا جائے تو ان سے لیکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک بھی نبی ایسا نہیں آیا کہ اس نے کوئی ارادہ کیا ہو اور اس کی مخالفت نہ کیگئی ہو بلکہ جب کبھی بھی کسی نبی اور رسول نے چاہا ہے کہ وہ راستی ہدایت اور پاک تعلیم کو لوگوں میں پھیلائے - جب ہی شیطان سے کھڑا ہو گیا ہے - اور اس نے اس ارادہ سے روکنا چاہا لیکن یہ بھی قدیم سے ہی سنت اللہ ہے کہ جو شیطان بشکل انسان انبیاء کو روکنے کے لئے کھڑے ہوئے وہ ہلاک اور برباد ہی ہو گئے - اور اگر کوئی جماعت کامیاب ہوئی تو وہی ہوئی جو نبی کو ماننے والی تھی - پھر کبھی ایسا نہیں ہُوا کہ کوئی نبی جب اپنے زمانہ میں کسی صداقت کو لیکر کھڑا ہُوا ہو - اور شیطان لوگوں نے اس صداقت کو مٹا دیا ہو - ہاں نبی کے ایک عرصہ بعد تو ایسا ہوتا ہے مگر اس نبی کے زمانہ میں یا اس کی وفات کے ساتھ ہی اس کی جماعت میں کبھی ایسا تغیر نہیں ہُوا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نبی کے زمانہ میں شیطانی کوششوں اور کاموں کو مٹاتے اور نبی کے کاموں کو مضبوط کرتے ہیں مگر کیسے غضب کی بات ہے کہ آج ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے - کہ

حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں شیطانی روک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کیطرف سے مبعوث ہو کر آئے اور چالیس سال تک لوگوں کو ہدایت دینے میں لگے رہے - پھر ایک ایسی جماعت جس کی تعداد آپنے ہی چار لاکھ بیان فرمائی - آپکے ساتھ ہوئی یہ سب کچھ مانتے ہوئے پھر کہتے ہیں کہ شیطان نے حضرت مسیح موعود کے کام میں روک ڈال دی یعنے بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اس آیت یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مضبوط کرتا - اُلٹا منسوخ کر دیا ہے اور اتنی بڑی جماعت میں سے

صرف چند لوگوں کو مومن رہنے دیا ہے۔ اور باقی سب کو گمراہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ہم شیطان کی کارروائی کو منسوخ کرتے ہیں۔ اور انہی لوگوں کے کام مضبوط کئے جاتے ہیں جو ہماری طرف سے آتے ہیں۔ پس خدا کے اس کلام میں کوئی شک نہیں کوئی شبہ نہیں اور کوئی ریب نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ خدا تعالےٰ کی بات قطعی نہیں سچی نہیں اور صادق نہیں تو قرآن شریف پر شک پڑتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ ہمارے مُرسلوں کے خلاف جو کوششیں کرنیوالے ہوتے ہیں ان کو ہم تباہ کرتے ہیں۔ اور اپنے رسُولوں اور نبیوں کو کامیاب کرتے ہیں مگر آج اس کے برخلاف یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے راستی کی نہیں بلکہ ناراستی کی۔ اور صداقت کی نہیں بلکہ کذب کی تائید کی ہے۔ اور گویا اس نے اپنی قدیم سنت کو چھوڑ دیا ہے، لیکن ایسا کہنے والے یاد رکھیں اور خوب یاد رکھیں کہ گو انہیں اپنے چند دوستوں کی واہ واہ اور غیر احمدیوں سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے۔ لیکن ان کا یہ حملہ قرآن شریف پر ہے کیونکہ اگر وہ ثابت کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا کثیر حصہ گمراہ اور تباہ ہو گیا ہے تو انہیں قرآن شریف کی یہ آیت منسوخ قرار دینی پڑیگی۔ لیکن یہ ہو نہیں سکتا +

حق اور باطل کا مقابلہ

ہم کہتے ہیں کہ اسی بات پر ہی مقابلہ کر کے کیوں نہیں دیکھ لیا جاتا۔ کہ خدا کس کو گھٹا رہا ہے اور کس کو بڑھا رہا ہے یہاں میرے ہاتھ پر اڑھائی ہزار کے قریب لوگوں نے بیعت کی تھی اور اس وقت کی تھی جبکہ میرے مقابلہ میں وہ لوگ تھے جو قوم میں چیدہ اور باوقعت تھے۔ اور انہوں نے فرعون کے ساحروں کی طرح ملکر مجھے مٹانا چاہا تھا۔ لیکن کیا اب وہ دیکھتے نہیں کہ خدا تعالیٰ اسی سلسلہ کو بڑھا رہا ہے۔ جس کے مٹانے میں انہوں نے ایڑی چوٹی تک کا زور صرف کر دیا اور انہی لوگوں کو خدا تعالیٰ نے بڑھایا جو میرے ساتھ تھے۔ اور ان کو گھٹایا جو میرے مقابلہ پر تھے۔ کیا یہ اسبات کا بیّن ثبوت نہیں ہے کہ ہمارا فعل ہی خدا تعالیٰ کے منظور نظر ہے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے تھے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کا کلام سچا ہے اور ضرور سچا ہے تو یہ ضرور ہی ماننا پڑیگا کہ وہ سلسلہ جس کو خدا بڑھا رہا ہے وہ سچا ہے۔ اور وہ جس کو گھٹا رہا ہے وہ جھوٹا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قوم میں سے ایک نے مانہ میں صداقت اُٹھ جاتی ہو مگر اللہ تعالیٰ نبی کے زمانہ میں اور اس کی اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی جماعت کو ضرور صداقت پر قائم رکھتا ہے اور اسکو بڑھاتا اور اسکے مخالفوں کو گھٹاتا ہے اب دیکھو کہ خدا نے کس کو مضبوط کیا اور بڑھایا ہے اور کسکو کمزور کیا اور گھٹایا ہے ہمیں خدا تعالیٰ نے ہزاروں سے لاکھوں بنا دیا ہے اور ہمارے مخالفوں کو ہزاروں سے سینکڑوں پر لے آیا ہے اور اس سے بھی نیچے گرا رہا ہے یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے کہ خدا تعالیٰ کے راستہ پر چلنے والی جماعت کم نہیں ہوتی لیکن یہ بھی سنت اللہ ہے کہ انکے راستہ میں روکیں ڈالنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں سو یہ بھی تمہارے راستہ میں روک ہے کہ چند لوگ تم میں سے نکلکر حضرت مسیح موعود ؑ کی شان کو کم کرنے لگ گئے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ روکیں آیا ہی کرتی ہیں مومنوں کو ان سے گھبرانا نہیں چاہیئے ایسا ضرور ہوا کرتا ہے۔ شیطانی روکیں رحمانی کاموں میں آیا کرتی ہیں مگر رحمانی لوگ ہی کامیاب ہوا کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ لوگ اہل دنیا کو دنیا کے مقابلہ میں لیکر اسطرح جاتے ہیں جسطرح ایک سٹیم انجن دریا کے بہاؤ کے خلاف اپنے سواروں کو لیکر جاتا ہے لیکن شیطان لوگوں کو اسطرح ساتھ لیتا ہے جدھر دریا کا بہاؤ ہو۔ اُدھر ہی وہ بھی کشتی کو پکڑ کر چلنا شروع کر دیتا ہے اور جس طرف دُنیا کا رُخ ہوتا ہے اُدھر ہی شیطان بھی لے چلتا ہے +

زمینی اور آسمانی لوگوں کے کاموں میں فرق

مجھ سے ایک شخص نے پوچھا کہ سر سیّد۔ مسٹر گوکھلے اور مرزا صاحب کے کاموں میں فرق کیا ہے میں نے اُسے کہا کہ فرق یہ ہے کہ یہ لوگ جدھر دریا کی رَو جا رہی تھی ادھر ہی ساتھ چل پڑے لیکن حضرت مرزا صاحب جدھر سے دریا کی رو آ رہی تھی اسطرف چلے۔ چنانچہ دیکھو کہ سر سیّد انگریزی تعلیم کے لئے جدوجہد کرنیکے لیے اسوقت اُٹھا جبکہ لوگوں کے دل محسوس کر رہے تھے اور وہ اسبات پر آمادہ تھے کہ تعلیم ہونی چاہیئے کیونکہ انہیں معلوم ہو چکا تھا کہ گورنمنٹ کے ہاں عہدے اور ترقیاں اسی پر منحصر ہیں بیشک کچھ لوگوں نے سر سید کی مخالفت کی مگر وہ بھی اسبات پر مجبور تھے کہ اسکی بات کو مان لیں پس وہ اس رو کی طرف جو ایک دریا کیطرح چل رہی تھی اور جسمیں چلنے کے لئے لوگ مجبور تھے۔ چل پڑا۔ اسلئے لوگوں نے اسکی آواز پر لبیک کہا اور وہ اسبات کے لئے تعریف کا مستحق ہے کہ اس نے لوگوں کے دلوں کو ٹٹول لیا اور انکی چھپی ہوئی آرزو کو معلوم کر لیا اس لحاظ سے وہ قابل عزت ہے۔ اسی طرح مسٹر گوکھلے اور مینڈر ناتھ بھی قابل قدر ہیں کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ دنیا حقوق مانگ رہی ہے انہوں نے اُٹھ کر کہدیا کہ آؤ ہمارے ساتھ ملکر مانگو ہم تمکو راہ بتاتے ہیں گو بعض دفعہ ان کا مقابلہ بھی کیا گیا مگر آخر مقابلہ کرنیوالوں کو بھی ادھر ہی چلنا پڑا جسطرف باقی ساری دنیا جا رہی تھی۔ لیکن انکے مقابلہ میں دیکھو کہ حضرت مسیح موعود ؑ ایسے وقت میں کھڑے ہوتے ہیں جبکہ یورپ کا فلسفہ لوگوں کو سکھا رہا تھا کہ وحی کوئی چیز نہیں ہوتی مسلمانوں میں یہ پختہ عقیدہ ہو چکا تھا کہ یہ انعام کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور اب کسی کو وحی نہیں ہو سکتی دنیا اپنی تمام خوبصورتی اور حُسن کے ساتھ پورا پورا بناؤ سنگار کر کے آگئی تھی۔ اور وہ دنیا جو ابتداء سے انسان کو اپنا والا و شیدا بناتی چلی آئی تھی اس پر لوگ فریفتہ ہو رہے تھے اور اسوقت **قادیان** سے ایک آواز آتی ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدم کرو اس سے بآسانی سمجھ آسکتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب اور سر سیّد اور مسٹر گوکھلے وغیرہ کے کاموں میں کیا فرق ہے۔ سر سیّد کے وقت دُنیا انگریزی تعلیم کیلئے بے تاب ہو رہی ہے اور سر سیّد اُٹھ کر کہتا ہے کہ تعلیم حاصل کرو اسپر دنیا لبیک کہتی ہے۔ مسٹر گوکھلے وغیرہ کیوقت اہل ہند حقوق حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں انہوں نے کہا کہ آؤ حاصل کریں اسلئے لوگ انکے ساتھ ہو گئے اور ایسا ہی ہونا بھی تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ کہا کہ دین کو دنیا پر مقدم کر دیا اسوقت کہا جبکہ ہر طرف سے اسکے خلاف ثبوت مل رہے تھے قدیم و جدید فلسفہ کہتا تھا کہ الہام کا نام تو مُسلمان مولویوں نے فیصلہ کر دیا تھا کہ الہام کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ لیکن آپنے کہا کہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے الہام پا کر کھڑا ہوا ہوں اور مجھ پر خدا اپنی وحی نازل کرتا ہے آپنے اس آزادی اور خود مختاری کے زمانہ میں کھڑے ہو کر کہا کہ میرے ماننے کے بغیر کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ سو آپنے وہ بات کہی جسکے خلاف دنیا چل رہی تھی آپکے اور دوسرے لوگوں کے کاموں میں یہی فرق ہے کہ ان کا کام جلتی آگ پر تیل ڈالنا تھا اور آپکا کام جلتی آگ پر پانی ڈالنا اس زمانہ میں دنیا کی محبت گرم ہو رہی تھی اور دین کی سرد۔ ان لوگوں نے دین کی محبت کو اور سرد کیا اور دنیا کی محبت کو زیادہ گرم کر دیا۔ لیکن آپنے دنیا کی محبت کو سرد کیا اور دین کی محبت کو گرم یہ فرق ہے جب کوئی خدا تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ آتا ہے تو شیطان طرح طرح کی تدبیروں سے لوگوں کو دُنیا کے بہاؤ کی طرف چلانا چاہتا ہے لیکن وہ اس کے خلاف دوسری طرف لوگوں کو لیجاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کو دنیا سے چھڑا کر دین کیطرف متوجہ کیا۔ شیطان لوگوں کو کہتا ہی رہا کہ اگر تم اسکی بات مانوگے۔ تو ذلیل و حقیر ہو جاؤ گے۔ دنیا میں ترقی نہیں کر سکو گے۔ لیکن خدا تعالے نے اسکی کوششوں کو ناکام کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کو ہی ترقی ہوئی۔ کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہم شیطان کے کاموں کو مٹا دیتے ہیں۔ آج ہمارے زمانہ میں بھی شیطان نے وہی کام اختیار کیا ہے جو ہمیشہ حقانیت اور سچائی کے مقابلہ میں کرتا آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جماعت کو کھڑا کیا تھا۔ شیطان نے اس پر ایسے زور کا اور سخت حملہ کیا۔ کہ آجتک اس نے نہ کیا تھا۔ اس نے بہت زور لگایا۔ کہ لوگ خدا کی طرف نہ جائیں لیکن خدا پرست لوگوں نے اس کی ایک نہ مانی اور اسے ناکام اور نامراد کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بہت عرصہ بعد اگر آپکی جماعت پر غلو کرنے کا الزام لگایا جاتا تو کسی حد تک درست بھی ہوتا۔ لیکن اسوقت اس میں ذرا بھی صداقت نہیں ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے اور اپنے متعلق ایسے کسر نفسی کے کلمات استعمال کئے کہ کسی اور نبی کے ایسے الفاظ پیش ہی نہیں کئے جا سکتے۔ آپ فرماتے ہیں :-

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

چونکہ شیطان کا اس زمانہ میں آخری حملہ ہونا تھا جسکے متعلق تمام انبیاء خبر دیتے آئے تھے اس لئے اس طرح حضرة مسیح موعود علیہ السلام نے اسکے سر کو اچھی طرح کچلا مگر شیطان نے کہا کہ کرم خاکی ہوں تو انھوں نے کہدیا ہے اب دوسری طرح داؤ لگانا چاہیئے۔ کہ درجہ کو گھٹانا چاہیئے۔ نادان انسان کہتا ہے کہ جماعت میں غلو پیدا ہو گیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے کیونکہ کسی نبی کے زمانہ میں یا اس کے وفات پانے کے ساتھ ہی ایسا نہیں ہو سکتا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر پہلے لوگوں نے انبیاء کا درجہ بڑھایا اور غلو سے کام لیا۔ تو آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کو گھٹانے والے پیدا ہونے چاہئیں۔ کیونکہ غلو کے رستے سے شیطان کے حملہ کو تو حضرت مسیح موعود نے روکدیا۔ اور اب یہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ تفریط کا رستہ رہگیا تھا اس لئے کچھ ایسے لوگ کھڑے ہو گئے ہیں جنھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ گھٹانا شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم شیطانی کام گھٹاتے اور انبیاء کے کام کو بڑھاتے ہیں اس لئے ہمیں اس روک سے ذرا بھی ملول خاطر نہونا چاہیئے۔

ہمارا کام

لیکن اسکے علاوہ ہمیں اور کام بھی کرنا ہے شیطان تو چاہتا ہے کہ انہیں روکیں ڈالدوں۔ اور یہ انھیں کے دور کرنے میں لگے رہیں۔ اور دوسرے کام نہ کریں۔ اس لئے کہیں وہ مولویوں سے کفر کے فتوے لگواتا ہے کہیں جماعت میں ہی اختلاف ڈلواتا ہے لیکن مومنوں یعنی رسولوں کی جماعت کا کام یہ ہوا کرتا ہے کہ اگر وہ ایک ہاتھ سے پیش آمدہ روک کو ہٹاتے ہیں تو دوسرے ہاتھ سے وہ کام کرتے ہیں جسکے لئے وہ کھڑے کئے جاتے ہیں۔ پس تم لوگ ایک طرف اس گھر کے فتنہ کو دور کرنیکی طرف توجہ کرو۔ اور دوسری طرف ان لوگوں کو راہ راست پر لانیکی کوشش کرو۔ جو گمراہی اور ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ کوئی روک تمہارے راستہ میں اڑ سکے پس تم بھی شیطان کی کسی روک سے نہ گھبراؤ وہ روکیں ڈالا ہی کرتا ہے اس فتنہ کے دور ہونیکے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو۔ مگر ساتھ ہی اپنے اصلی کام کو پیش نظر رکھو۔ اور باطل مذاہب کی کمزوریوں کو لوگوں کے سامنے رکھدو۔ اور اسلام کی حقانیت اور صداقت سے انکو آگاہ کر دو۔ یہی ہے وہ کام جو آج اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ کروانا چاہتا ہے گو شیطان چاہتا ہے کہ تفرقہ کے ذریعہ روک ڈالدے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے کہ شیطان تم پر کامیاب ہو سکے پس ایک طرف تمہارا یہ کام ہے کہ اس اندرونی دشمن کو جو پیدا ہو گیا ہے بے حس و حرکت کر دو۔ اور اسکے دھوکا میں ہرگز نہ آؤ۔ اور دوسری طرف اپنے بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہو کیونکہ دانا وہی انسان ہے جو دونو طرف کے حملہ سے بچنے کیلئے مستعد اور طیار رہتا ہے ہمارے لئے یہ آزمائش کا وقت ہے کیونکہ ایک طرف اندرونی دشمن کا مقابلہ ہے تو دوسری طرف بیرونی کا۔ اس لئے تم خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو۔ کہ وہ تمہیں اس ابتلا میں کامیاب کرے۔ اور اسلام کا قدم آگے ہی آگے ہو۔ تم اپنے دلوں کو مضبوط کرو۔ اور خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کو یاد رکھو۔ کہ ہم شیطانی کاموں کو مٹاتے ہیں اور انبیاء کے کاموں کو بڑھاتے ہیں۔ ہم حق پر ہیں اور یقیناً حق پر ہیں۔ اس لئے ہمارے مقابلہ کرنیوالوں کا نام و نشان ہی مٹ جائے گا اور انکی کوئی حیثیت نہ رہیگی اور وہ اس طرح کہ وہ یا تو ہم میں ہی شامل ہو جائینگے یا غیروں میں ملجائینگے یا ایسے کمزور ہو جائینگے کہ انکا ہونا اور نہونا برابر ہوگا۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور سچا وعدہ ہے پس تم لوگ اپنے آپ کو اس قابل بناؤ۔ کہ خدا تعالیٰ تم پر اپنے انعامات نازل کرے اور اپنے اندر بہت بڑی اصلاح کرو۔ تا تمہاری خاطر دنیا میں اصلاح ہو۔ اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی کرو۔ تا تمہارے لئے دنیا میں تبدیلی ہو تم اس یقین اور ایمان کو لیکر اٹھو۔ تم پر دشمن کبھی غالب نہیں آسکتا۔ اگر دشمن کی فوج کروڑوں کروڑ بھی ہو تو بھی وہ تم پر غالب نہیں آسکتا۔ اور تمہارا ہی قدم آگے ہوگا۔ اور اللہ تمہارے دشمن کو ہی مٹائیگا اور تمہیں مضبوط کرے گا کیونکہ فرماتا ہے۔ واللہ علیم حکیم یا اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے دنیا میں دو طرح سے ہی کام بگڑا کرتے ہیں۔ اول اس طرح کہ انسان کو علم نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص کسی کے بیٹے کو اسکی غیر موجودگی میں قتل کر دیتا ہے اور باپ اپنے بیٹے کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتا۔ کیوں۔ اسلئے کہ اسے اس کے متعلق کچھ علم نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں جاننے والا ہوں اور ہر ایک بات کا علم رکھتا ہوں۔ اس لئے ممکن نہیں کہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ تباہ ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ حکیم ہے اس کا کوئی کام لغو نہیں ہو سکتا۔ ایک انسان اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے درخت کو اپنی آنکھوں کے سامنے کٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ جو ایک سلسلہ کو قائم کرے اور پھر اسکی حفاظت کا اسے خیال نہو۔ پس اللہ علیم ہے اس لئے وہ شیطان کے کام کو تباہ کرے گا اور اپنے نبی کے کام کو مضبوط کریگا۔ اللہ حکیم ہے اس نے یہ سلسلہ اسلئے قائم کیا ہے کہ تا اس کے ذریعہ دنیا پر ہدایت پھیلائے اس لئے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اس پر ہی چلنے والوں کو گمراہ کرے ۔* م م

نومبائعین

مساۃ فاطمہ بی بی - ضلع لائل پور

اہلیہ صاحبہ بابو عبدالعزیز صاحب ضلع گوجرانوالہ

محمد مددعلیخان صاحب ضلع بانکوڑا بنگال

چوہدری احمد خان صاحب زمیندار ضلع گوجرانوالہ

برکت علیخان صاحب ضلع ہوشیار پور

اہلیہ صاحبہ میاں احمد دین صاحب ضلع گوجرانوالہ

عبدالحق صاحب ضلع جالندھر

فضلدین صاحب ضلع گجرات

ملک احمد دین صاحب نمبردار ضلع گجرات

احمد دین صاحب ضلع شاہ پور

صالح محمد صاحب ״

جلال الدین صاحب آسٹریلیا

منشی عبدالحق صاحب ضلع گوجرانوالہ

عبداللہ خاں صاحب ضلع جہلم

محمد خان صاحب ״ فضل احمد صاحب ״

نصراللہ صاحب ״ سردار خاں صاحب ״

ہاشم خاں صاحب ״ سلطان علی صاحب ״

فتح علی صاحب ״ مساۃ جنت بی بی صاحبہ ״

رانی صاحبہ ״ حافظ بی بی صاحبہ ״

فاطمہ بی بی صاحبہ ״ بصری صاحبہ ״

جنت بی بی زوجہ وزیر محمد صاحب ״

جلال بی بی صاحبہ ״ جیونی صاحبہ ״

کرم بی بی صاحبہ ״

منشی محمد حسین صاحب پٹواری ضلع جہلم

محمد حسین صاحب طالب علم لاہور

مساۃ عائشہ معرفت منشی اکبر علی صاحب ضلع سیالکوٹ

میاں سمیع اللہ صاحب ریاست پٹیالہ

میاں غلام رسول صاحب ضلع راولپنڈی

چوہدری جلال الدین خاں صاحب متولی مسجد نمبردار کریام

لال دین صاحب ضلع گجرات کرم الٰہی صاحب ضلع گجرات

امر صاحب ״ کرم الٰہی صاحب ״

عبدالغنی صاحب ضلع گجرات عبداللہ صاحب ضلع گجرات

علم الدین صاحب ״ اللہ لوک صاحب ״

نظام الدین صاحب ״ وہاب الدین صاحب ״

صاحب داد صاحب ״ کرم داد صاحب ״

امام علی صاحب کشمیری ״ فضل احمد صاحب ״

علم دین صاحب ״ شیخ محمد صاحب نمبردار ״

فتح محمد صاحب ״ احمد دین صاحب ״

محمد دین صاحب ״ علم الدین صاحب کشمیری

مرزا ابوسعید صاحب ضلع کیمل پور

محمد بشیر صاحب فاضلکا

رحماں صاحب ضلع ہوشیار پور۔ منشی صاحب ہوشیار پور

فیروز صاحب ״ عبدالسلام صاحب ״

غلام محی الدین صاحب مساۃ برکت صاحبہ ״

نواب خان صاحب نمبردار ضلع ہوشیار پور

شاہ محمد صاحب زمیندار ضلع نواب شاہ سندھ

مرزا عبداللہ صاحب لاہور

محمد شفیع صاحب ضلع پشاور

اہلیہ صاحبہ محمد عبداللہ صاحب پشاور

غلام محمد صاحب ضلع گجرات

اہلیہ ״ ״ جلال الدین صاحب گجرات

محمد شجاعت علی صاحب ضلع مونگیر

رحمت علی صاحب ریاست نابھہ

اہلیہ صاحبہ ״ ״ ״

رحیم بخش صاحب نابھہ علی بخش صاحب نابھہ

علی نواز خان صاحب ریاست پٹیالہ

احمد علی صاحب گھیانہ فضلدین صاحب گجرات

ملک احمد دین صاحب ضلع گجرات

اہلیہ کرم دین صاحب ضلع جہلم

ہمشیرہ ״ ״ ״ ״

بیعت خلافت

محمد عتیق اللہ صاحب احمدی ریاست کشمیر

منشی محمود الدین صاحب نقشہ نویس لاہور

منشی محمد عبداللہ صاحب محرر چنگی سیالکوٹ

حافظ محمد شفیع صاحب .. سیالکوٹ

نعمت علی صاحب ضلع ہوشیار پور

نور محمد صاحب ریاست پٹیالہ

میاں نتھو صاحب پہلوان سامانہ پٹیالہ

احمد صاحب لوہار سامانہ - ابراہیم صاحب لوہار سامانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

چوہدری فتح محمد صاحب

اور

خواجہ کمال الدین صاحب

*

ذیل میں ہم احمدی مبلغ اسلام چوہدری فتح محمد صاحب کا تازہ ترین خط درج کرتے اور تمام احمدی جماعت کو مخلص اور متقی مگر خاموش نوجوان داعی اسلام کے پُر مغز اور معنی خیز کلمات کیطرف توجہ دلاتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ غیر مبائعین حضرات خصوصاً اس خط کو توجہ سے مطالعہ فرمائیں اور غیر احمدیوں کے روپیہ کی خاطر احمدیت اور تقویٰ کو قربان کرنے والے اشخاص کی فرضی وجاہت کا بُت توڑ ڈالیں +

ہم خواجہ صاحب کے بھی مشکور ہیں کیونکہ اگر وہ "سلسلہ احمدیہ کے اندرونی اختلافات" پر قلم نہ اُٹھاتے تو نہ القول الفصل اور حقیقۃ النبوۃ ایسی بابرکت کتابیں شائع ہوتیں اور نہ ہی ہمارے خاموش چوہدری صاحب بولنے پر مجبور ہوتے ع

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

ایڈیٹر

چوہدری صاحب لکھتے ہیں

نعوذ باللہ من شرور انفسنا

اس تحریر کا باعث خواجہ کمال الدین صاحب کے وہ الفاظ ہیں جو انھوں نے اپنی کتاب اختلافات میں میرے متعلق تحریر کرنے پسند فرمائے ہیں۔ احمدی جماعت کو تنبیہ کرنے کے لئے۔ اور خواجہ کمال الدین کے دھوکہ سے بچانے کے لئے میں اصل واقع کو جواباً شائع کرنا ضروری سمجھتا ہوں وباللہ التوفیق +

خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ جو شائع کیا ہے کہ حضرت میاں صاحب نے مجھے ان سے اور ووکنگ سے علیحدہ کیا بالکل جھوٹ ہے بلکہ میرے ووکنگ سے چلے جانے اور علیحدہ کام شروع کرنیکے صرف خواجہ صاحب ذمہ وار ہیں۔ اور حضرت میاں صاحب کا نام انھوں نے یونہی قوم کو دھوکہ دینے کیلئے ذکر کردیا ہے۔ اصل واقع یوں ہے کہ خواجہ کمال الدین کو میرا وجود انگلستان میں کسی زمانہ میں بھی پسند نہ تھا۔ اور میں بھی انکے ساتھ رہنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کی اطاعت لازمی تھی اسی لئے جوں توں کرتے دن گذر گئے حضرت مرحوم کی وفات کے بعد اپریل ۱۹۱۴ء میں خواجہ کمال الدین نے عرب صاحب کے ہاتھ مجھے کہلا بھیجا کہ مجھے فوراً ہندوستان واپس چلا جانا چاہیئے اور اس کا انتظام اس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ عاجز اپنے والد صاحب کو بذریعہ تار اسیات کی درخواست کرے کہ میرے والد صاحب واپسی کے لئے روپیہ شیخ رحمۃ اللہ صاحب کے پاس جمع کروا دیں اور روپیہ جمع ہو جانیکے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب خواجہ کمال الدین کو تار دیں اور پھر خواجہ صاحب کمال فیاضی سے مجھے یہاں سے ٹکٹ واپسی خرید دینگے۔ اور غالباً خواجہ صاحب کا یہ بھی خیال تھا کہ دونو طرف سے جو تاروں پر خرچ ہو اس کا خرچ اسی روپیہ میں وضع کیا جائے جو میرے والد صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب کے پاس جمع کروا چکے ہوں۔ مینے اسیات کا کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ میں سرزمین انگلستان کو بغیر اجازت حضرۃ خلیفۃ ثانی کے چھوڑنا گناہ اور گستاخی میں داخل سمجھتا تھا۔ اور خواجہ صاحب جو مجھ سے یہ تمام کارروائی تاروں کے ذریعہ سے کروانی چاہتے تھے انمیں بھی غالباً یہی حکمت تھی کہ میں بغیر مشورہ کے یہاں سے چلدوں۔ یہ پہلی کوشش علیحدگی کی تھی جو ناکام رہی +

اس کے بعد ایک اور وقت آیا اور خواجہ صاحب کو غالباً شروع ہی میں یقین ہو گیا کہ میں یہاں انکی مدد کے بغیر بھی ٹھہر سکتا ہوں۔ اسکے بعد خواجہ صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ میں خواجہ صاحب کے ساتھ کام کروں اور اسکے عوض میں خواجہ صاحب مجھے علاوہ کھانا کے ۶۰ روپیہ ماہوار دینگے۔ مینے عرض کیا کہ میں روپیہ وغیرہ کے متعلق کوئی شرط نہیں کرتا۔ آپ میری صرف ایک بات مان لیں۔ تو میں آپکے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہوں اور وہ یہ کہ میں آپسے شرط کرتا ہوں کہ میں ووکنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہیں لونگا۔ نہ لکچروں میں۔ اور نہ گفتگو میں اور نہ ہی ان مضمونوں میں حضور علیہ السلام کا ذکر کرونگا۔ لیکن ووکنگ سے باہر پرائیویٹ طور پر میں خود لیکچروں کا انتظام مختلف سوسائٹیوں کے ساتھ کرونگا۔ اور ان لیکچروں کے ساتھ آپکا کسی قسم کا تعلق نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی میں آپسے ان لیکچروں کے انتظام کے لئے کسی قسم کی مدد طلب کرونگا۔ ایسے لیکچروں میں آپ مجھے حضور علیہ السلام کے نام کا ذکر کرنے دیں۔ اور چونکہ ان لیکچروں میں آپ کا کسی قسم کا تعلق نہیں ہوگا۔ اس لئے آپ پر کسی قسم کی ذمہ واری عائد نہیں ہوگی۔ لیکن آپنے میری اس درخواست کو نامنظور فرمایا۔ اور کہا کہ اگر تم نے حضرت صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرنا ہے تو تم اور میں ایک چھت کے نیچے ملکر کام نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد میں لنڈن چلا گیا اور اپنے طور پر کام شروع کر دیا۔ جسپر آپنے ہندوستانی اخباروں میں یہ شائع کیا۔ کہ لنڈن کی برانچ کھول دیگئی ہے اور قاری صاحب اور فتح محمد وہاں کام کرنیکے لئے چلے گئے ہیں۔ قاری صاحب کے متعلق تو مجھے علم نہیں لیکن مجھے آپ نے خود ووکنگ سے نکالا۔ اور اب آپ ایسے حضرت میاں صاحب کے ذمہ لگاتے ہیں۔ افسوس !!!

"اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب" میں جو آپنے چند متضاد باتیں بیان کی ہیں۔ انکے علاوہ میرے نزدیک ایک اور وجہ بھی ہے اور وہ سلسلہ احمدیہ میں ایسے اشخاص کا وجود ہے جنمیں حق پرستی نہیں اور نہ ہی انکی باتوں میں صفائی ہے ....

(اس کے بعد چوہدری صاحب نے چند باتیں لکھی ہیں جو خواجہ صاحب اگر چاہینگے اور دوسرے واقعات مندرجہ مکتوب ہذا کا انکار کرینگے تو شائع کی جاسکے گی)

یہ واقعات ہیں جن کا میں ثبوت دینے کے لئے اگر خواجہ صاحب کو ضرورت ہو۔ تو ہروقت تیار ہوں۔ اور وہ ثبوت محض واقعات پر ہونگے نہ کہ ظنوں و نتائج پر۔ لیکن ابھی تک میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اگر خواجہ صاحب آیندہ میرے متعلق ذکر کرنا بالکل ترک کردیں تو میں بھی انکے متعلق کوئی ذکر نہ کروں جو جھوٹا ہے اسے اللہ تعالٰے خود ہی تباہ کردے گا۔ جنگ وجدل کی ہرگز ضرورت نہیں ہے ٭

احباب سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ خواہ انھوں نے حضرت میاں صاحب کی بیعت کی یا نہیں کی۔ انھیں چاہیئے کہ ایسے لوگوں سے تعلق ہرگز نہ رکھیں جنکی بات بات میں چال بازی اور جھوٹ ہوتا ہے اور جن کا ساتھی کسی وقت بھی ان سے امن میں نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت اور تقویۃ الایمان یعنی کشتی نوح میں صاف لکھا ہے۔ کہ جو لوگ اپنی بات میں صفائی پسند نہیں اور مبالغہ کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں وہ میرے سے نہیں۔ مسئلہ خلافت میں ہم میں اختلاف ہوا۔ اور اس کے باعث دو جماعتیں ہوگئیں۔ اور احمدی جماعت کے ممبر متقی لوگ ہیں اور مجھو انپر حسن ظنی ہے لیکن اس اختلاف کے باعث ہمیں تقویٰ کی باریک راہیں ہرگز نہیں چھوڑنی چاہئیں۔ صرف خدا تعالٰے کی عبادت کرو۔ اور اس شخص کے رعب میں مت آؤ۔ اور سلسلہ کی ترقی کسی خاص شخص کے وجود کے ساتھ مت خیال کرو۔ سلسلہ کے ہر ایک ممبر کو صداقت کا شیدا ہونا چاہیئے لیکن جو اشخاص سلسلہ کیطرف سے کارکن مقرر کئے جاتے ہیں انمیں اسبات کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے ایسے کارکن لوگوں سے جب ایسی حرکات صادر ہوں تو انھیں ہرگز ہرگز معاف مت کرو۔ کیونکہ اس سے سلسلہ بدنام ہوتا ہے اور اسکے رعب میں فرق آتا ہے جیسا کہ لنڈن میں ہوا ٭

باقی رہا خواجہ صاحب کا یہ کہنا کہ میرا ان سے علیحدہ ہونا فضول خرچی ہے اور آیندہ نقصانات کا اور رکروہات کا (جیسا انھوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے) موجب ہوگا اور یہ کہ میں ان کے قدم قدم پر چلتا ہوں ان تمام باتوں کے جواب میں یہ عرض ہے کہ میرا وجود یہاں فضول نہیں کیونکہ جو کام میں یہاں کر رہا ہوں نہ تو وہ کام یہاں مولوی صدرالدین صاحب کرسکتے ہیں اور نہ ہی خواجہ صاحب ہندوستان بیٹھے ہوئے میری جگہ پر کھڑے ہوسکتے ہیں۔ میں ادھر اُدھر لیکچر دینے کے لئے جاتا ہوں جسکے لئے مولوی صدرالدین صاحب کو ہرگز فرصت نہیں کیونکہ ووکنگ میں اتنا کام ہے کہ وہ ایک دن کے لئے بھی اسے نہیں چھوڑ سکتے۔ چہ جائیکہ وہ ہفتوں تک ووکنگ سے غائب رہیں۔ جیسا کہ مجھے ضرورت پڑی اور آیندہ انشاء اللہ پڑے گی۔ مثلاً برمنگھم اور اسکے گردو نواح میں لیکچر ہونگے اور یہ لیکچر انشاء اللہ تعالٰے تقریباً سات ہونگے جن کے لئے مجھے دس روز یا زیادہ ٹھہرنا ہوگا۔ باقی رہا خواجہ صاحب کے قدموں کی نسبت۔ اگر میں نعوذ باللہ انکے قدموں پر چلتا ہوتا تو ووکنگ میں مجھ سے کیوں کہا جاتا کہ ہم ایک چھت کے تلے کام نہیں کرسکتے۔ میں اپنے لیکچروں میں سادگی سے اسلام کو پیش کرتا ہوں اور موقع بے موقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر پاک بھی کرتا ہوں جسے سُنا ہے کہ خواجہ صاحب سم قاتل سمجھتے ہیں۔ یہ ہی میری عادت لوگوں کے ساتھ خط و کتابت میں اور بوقت ملاقات ہے چنانچہ پہلا شخص جسکو اللہ تعالٰے نے میرے ذریعہ اسلام پہنچایا یعنی مسٹر بشیر کوریو۔ وہ احمدی بھی ساتھ ہی ہوا۔ اور آیندہ اگر اللہ تعالٰے مجھے توفیق دے تو جو لوگ میرے ذریعہ مسلمان ہونگے وہ احمدی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ہونگے۔ اس کے علاوہ ایک لیڈی ہے اس خاتون کو کسی غیر احمدی کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعودؑ کا علم ہوا اور اس نے اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی اور اس بات پر ایمان لائی کہ مرزا غلام احمد صاحب نبی ہیں اور کہتی ہے کہ عیسےٰؑ فوت ہوگیا۔ اس کے علاوہ میں نے ایک اور انگریز کو احمدیت کی دعوت کی اور اس نے منظور کی اور کل رات (جمعہ سے) سلسلہ میں داخل ہونے کی خواہش ظاہر کی اور چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ کیا خواجہ صاحب نے یہ کام کیا جب یہاں پر تشریف رکھتے تھے یا آیندہ کرسکتے ہیں۔ خواجہ! دیکھو! کامیابی اللہ تعالٰے کے فضل پر منحصر ہے تمہاری اور ہماری چال یا طرز کی کوئی بات نہیں۔ طرز درحقیقت ایک ہی ہے اور اللہ تعالٰے نے قرآن میں بتلا دی ہے۔ آپکی طرزیں اور آپ کے پاک قدم آپ کو مبارک ہو۔ باقی رہا آپکے "اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب" اسکی نسبت میری یہ رائے ہے کہ آپنے جو میرے متعلق اس میں لکھا ہے آپ کو اور مجھے بخوبی علم ہے کہ وہ بالکل لغو اور جھوٹ ہے اس میں باقی باتوں کا بھی جنکی نسبت آپنے اُس میں ذکر کیا ہے قیاس کرسکتا ہوں۔ باقی رہا۔ آپکے الفاظ "پیارو" "اور" "جاؤ" "الغرض" "اور" "خدارا" بھلا سوچیئے کہ ان کا میرے پر کیا اثر ہوسکتا ہے کیونکہ میں آپ کے ساتھ نوماہ تک رہا۔ اور آپ کا میں نے خوب اندازہ کیا۔ جن احمدی احباب کے ساتھ آپ کا تعلق ہے ان پر مجھے رحم آتا ہے۔ آپ نے اس جلد شدہ کتاب میں لوگوں کو بہت حلف دیئے ہیں میں تو ادنیٰ ادنیٰ شخص کو بھی حلف دینا پسند نہیں کرتا مگر میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ مندرجہ ذیل اشخاص کے اسلام لانے میں آپکی تبلیغ کا کہاں تک تعلق ہے یعنی (۱) مس لیلی رنسم۔ لارڈ ہیڈلے۔ کیپٹن عبدالرحمٰن ایک شخص جو روس سے۔ دوسرا جو بلجیم سے مسلمان ہوئے دوسری بات اگر یہ لوگ آپ کی تبلیغ سے واقعی مسلمان ہوئے ہیں تو ان لوگوں کے اعتقادات و زندگیوں پر آپ کا کیا اثر ہے ٭

ان تعودوا نعد

راقم فتح محمد ۱۸۔ فروری

کاروتنڈل - میری ہل - ووکنگ

انگلینڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت صاحبزادہ اولو العزم خلیفۃ المسیح والمھدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

سُورۂ فاتحہ

۲۶- جولائی ۱۹۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کا نام لیکر پڑھتا ہوں جو رحمٰن رحیم ہے۔

کتنا ہی عمدہ سے عمدہ کام ہو۔ ہمنے دیکھا کہ شریر انسان اس میں بھی بدی کا پہلو نکال لیتا ہے۔ اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان کوئی اچھا کام شروع کرتا ہے۔ لیکن آگے چل کر ایسی ٹھوکر کھاتا ہے کہ تباہ ہو جاتا ہے جیسا کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی کی نسبت مشہور روایت ہے کہ آپ اُسے الہام لکھوا رہے تھے (ملہم کے قلب کا اثر سُننے والے پر بھی جا پڑتا ہے) کہ عبارت کے زور میں اس کے مُنہ سے فتبارک اللہ احسن الخالقین نکل گیا۔ تو چونکہ وحی الٰہی کے بھی یہی الفاظ تھے۔ اسوجہ سے اُس نے خیال کیا کہ جسطرح میرے مُنہ سے نکلا ہوا قول وحی ہو گیا ہے۔ اسی طرح باقی آیات بھی انسانی کلام ہے۔ اور در اصل وحی الٰہی نہیں۔ پس یہ بات اس کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوئی۔ اور وہ مُرتد ہو گیا۔ دیکھو کتنا عظیم الشان کام وہ کر رہا تھا۔ لیکن شیطان نے اس کے دل میں ایسی بات ڈالی کہ تباہ ہو گیا۔

اسیطرح بہت سے لوگ نیکی کے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں کہ بیچ میں شیطان ایسی بات ڈال دیتا ہے جس سے وہ اصل حقیقت سے بہت دُور نکل جاتے ہیں۔ اور پھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ قرآن شریف کو اسی لیے اللہ تعالےٰ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کا نام لے کر پڑھتا ہوں۔ جو رحمٰن رحیم ہے

فرمایا کہ یہ کام تو بہت نیک اور اچھا ہے کہ تم قرآن شریف کو پڑھنے لگے ہو۔ مگر پھر بھی خدا سے مدد طلب کر لیا کرو۔ کیونکہ اچھے سے اچھے کاموں میں بھی ایسی ٹھوکریں لگ جاتی ہیں۔ جو دین سے بے بہرہ کر دیتی ہیں اسلئے خدا کی مدد کے بغیر ایک منٹ رہنا بھی ٹھیک نہیں اکثر لوگ بڑے بڑے اعلیٰ مقامات پر پہنچ کر گر جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کو کشوف اور الہام بھی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ان کو ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم کی نسبت میں نہیں خیال کرتا کہ مُرتد ہونے سے پہلے اس کو الہام نہیں ہوتے تھے لیکن تکبر نے اس کا انجام خراب کر دیا۔ اس کو یہ گھمنڈ ہو گیا تھا کہ مجھے بھی الہام ہوتے ہیں۔ اور مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود ع) کو بھی ہوتے ہیں۔ تو ہم میں فرق ہی کیا ہوا۔ اسی بات سے وہ گمراہ ہوا۔ اسی طرح کہیں کوئی بادشاہ دوسرے بادشاہ کو ذلیل سمجھتا ہے۔ کہیں ایک عالم دوسرے عالم کو حقیر خیال کرتا ہے۔ کہیں ایک متقی دوسرے متقی کی ہتک کرتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خود تکبر کی وجہ سے تباہ ہو جاتا ہے۔ اسلئے

مؤمن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی۔ کہ تم اپنے سب کاموں میں خواہ کوئی کام کتنا ہی اعلیٰ اور اچھا ہو۔ خدا سے مدد طلب کیا کرو۔ اور مدد بھی اس سے طلب کرو جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے رحمٰن اور رحیم صرف دو صفات کیوں بیان فرمائی ہیں۔ حالانکہ اور بھی بہت صفات ہیں۔ اس کا یہ جواب ہے کہ جو کام بھی انسان کرتا ہے۔ اس کے لئے دو باتیں ضرور ہونی چاہئیں۔ اوّل یہ کہ سامان میسر آ جائیں۔ دوم یہ کہ ان سامانوں سے نیک نتائج پیدا ہوں۔ مثلاً ایک شخص جو قرآن پڑھنا چاہتا ہے۔ اوّل اس کو قرآن شریف ملے۔ پھر اس کی آنکھیں اور کان ہوں۔ پھر اس کے دل میں پڑھنے کی تحریک پیدا ہو۔ اور وساوس اس کے روکنے کا باعث نہ ہوں۔ تو اتنی ضرورتوں کے پورا ہونے کے بعد اس کو پڑھنے کا موقع ملے گا۔ پھر اگر اس کام میں کوئی ایسی بات پیدا ہو جائے جو لغو ہو۔ تو پھر بھی انسان محروم رہ جاتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت وہ سامان مہیا کرتی ہے۔ جن سے آگے کام شروع کیا جاتا ہے۔ اس لئے جب انسان رحمانیت کی صفت سے فائدہ اُٹھا کر کام کرتا ہے تو پھر صفت رحیمیت کا نزول ہوتا ہے۔ اور اس پر انعام کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم قرآن شریف پڑھنے لگو تو خصوصیت سے خدا کی رحمانیت اور رحیمیت کو مدِّنظر رکھنا۔ کیونکہ ان کے بغیر دنیا کا کوئی کام نہیں چل سکتا۔ بعض دفعہ سامان مہیا ہوتے ہیں لیکن اُن سے نتیجہ نیک نہیں نکلتا اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ رحیمیت کی صفت ان اسباب پر اظہار نہیں کرتی۔ مثلاً استسقاء ایک بیماری ہے۔ جس میں خواہ کس قدر پانی پیا جاوے۔ بیمار کی پیاس نہیں بجھتی۔ تو گو پانی میسر ہوتا ہے۔ ہاتھ پانی کے پکڑنے۔ مُنہ ڈالنے۔ حلق نگلنے۔ اور پیٹ جمع رکھنے کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی سیری نہیں ہوتی۔ سو خدا تعالیٰ کی رحیمیت اس کی وہ صفت ہے۔ جو انسانی اعمال و افعال پر اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج مرتب کرتی ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم خدا کی ان دو صفات کو یاد کرکے ہر کام میں اسی سے مدد مانگا کرو ✽

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رحمٰن رحیم (اور) جزا کے دن کا مالک ہے

سب اور ہر قسم کی تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ رب العالمین ہے تو جب وہ رب العالمین ہے۔ تو سب تعریفیں اسی کی ہو سکتی ہیں۔ اور کسی کا ان میں کیا دخل ہے دیکھو ہم کسی انسان کو پیسہ دو پیسے۔ روپیہ دو روپے دس بیس سو روپے دیتے ہیں تو بے شک ہم سے بہت اچھا کام ہوتا ہے۔ لیکن کسی کو دینے کے لئے اگر دل نہ چاہتا ہاتھ نہ ہوتے یا دینے کے قابل کوئی چیز ہی نہ ہوتی۔ تو ہم کہاں سے دے سکتے۔ تو اصل میں تعریف کا مستحق وہی ہے۔ جس نے ہمیں یہ چیزیں دی ہیں۔ اور جو تمام مخلوقات کی ربوبیت کر رہا ہے۔ یعنی ادنیٰ حالت سے ترقی دے کر اعلےٰ مدارج تک پہنچاتا ہے۔ اس لئے جو کچھ ہم نیک کام کرتے ہیں۔ اصل میں اسی کا کام ہوتا ہے۔ انسان کا تو ان کاموں میں اتنا ہی دخل ہوتا ہے۔ جتنا ایک ملازم کا اپنے آقا کے کاموں میں۔ بعض ملازم ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جب ان کے آقا انہیں تقسیم کرنے کے لئے کچھ دیتے ہیں۔ تو وہ اس میں بخل کرتے ہیں۔ اسی طرح انسان کو بھی اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس کو خرچ کرو۔ پھر بعض اس میں بھی بخل کرتے ہیں۔ غرض ہم سے جو کچھ بھی نیکی ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت ہوتی ہے۔ چونکہ خدا رب العالمین ہے۔ اس لئے سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ انسان تو ظلی رنگ میں کام کرتا ہے۔ اصل میں تمام نیکیاں اور حسنات خدا تعالیٰ کے ہی ہیں ✽

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اسلئے کہ وہ رب العالمین ہے الرحمٰن ہے۔ بغیر کسی کوشش کے خود بخود سب کچھ دیتا ہے۔ الرحیم ہے۔ انسان کی محنتوں اور کوششوں کو ضائع نہیں کرتا۔ انسان کی اپنی ہی طرف سے شرارت ہوتی ہے۔ تو وہ دُکھ اٹھاتا ہے ورنہ خدا تعالیٰ اس کے کسی نیک عمل کو ضائع نہیں کرتا۔ مالک یوم الدین ہے۔ (۱) دنیا میں جسقدر انسان کام کرتا ہے۔ انکے نتائج کا مالک ہے (۲) جزا و سزا کا [illegible]

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اطاعت کے لئے تین باتیں ہوتی ہیں جو کسی کو کسی کی اطاعت کرنے کی طرف مائل کرتی ہیں۔ اوّل یہ کہ پہلے کبھی اس نے احسان کیا ہو۔ کیونکہ شریف آدمی کسی کا احسان نہیں بھلاتا۔ اور ہمیشہ نیک سلوک کرنے والے کا شکر گذار رہتا ہے۔ دوم یہ کہ موجودہ وقت میں کوئی احسان کر رہا ہو تو چونکہ فائدہ پہنچ رہا ہوتا ہے اس لئے اس کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ سوم یہ کہ کبھی آئندہ زمانہ میں سال دو سال کے بعد اس سے پالا پڑنے کی توقع یا کسی فائدہ پہنچنے کی اُمید ہو۔ تو آئندہ اُمیدوں کی وجہ سے بھی انسان اطاعت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم میں یہ تینوں باتیں ہیں۔ (۱) ہم رب ہیں۔ رب اس ہستی کو کہتے ہیں۔ جو انسان کو نہایت ادنیٰ حیثیت سے اس کے مناسب حال ترقی دیتے ہوئے کمالات کے مرتبہ تک پہنچاوے (۲) ہم رحمٰن ہیں۔ تم کو کل چیزیں بغیر تمہاری محنت کے دیتے ہیں۔ تم اپنی پیدائش کو ہی دیکھو اور اس سے نتیجہ نکالو کہ تمہارے کونسے عمل کا نتیجہ ہے کہ تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ ناک۔ کان۔ دماغ اور عقل سب کچھ تم کو دیا گیا ہے۔ کیا تم نے ان کے حصول کے لئے کوئی محنت و کوشش کی تھی۔ پھر زمین۔ آسمان۔ ہوا۔ پانی۔ چاند۔ سورج۔ پھل پھول اور طرح طرح کے میوے۔ یہ سب اللہ کے تم پر احسان ہیں۔ جو تمہاری پیدائش سے بھی پہلے کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ پھر ہر وقت تم ان چیزوں کے محتاج ہو۔ اور جب تک رحمانیت کی صفت اپنا کام نہ کرے۔ تم زندہ نہیں رہ سکتے۔ پانی نہ ملے یا ہوا نہ ہو تو ایک دم میں انسان کا کام تمام ہو جائے۔ اور یہ سب چیزیں تمہارے لئے موجودہ وقت میں موجود ہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں بھی وہ تمہاری ربوبیت کر رہا ہے۔ (۳) ہم رحیم ہیں جو عمل انسان کرتا ہے۔ اُسکے ساتھ ہی نتیجہ کی اُمید بھی ہوتی ہے۔ تو انسان کو یہ یقین ہونا چاہیئے کہ ہمارا ہر وقت خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔ حال میں اس کے محتاج ہیں اور مستقبل میں بھی اُسی کے محتاج ہیں۔ تو جب ان تینوں باتوں میں سے کسی انسان